الحق يعلو ولا يعلى

رساله الهامیه

... علیه السلام الموسوم برساله الالهامیه ...

در مطبع احمدی باهتمام مولوی سبحان احمد طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اعلی الحق و اعظم شانہ وابطل الباطل و محق ارکانہ
والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ الذین جاؤا بمحض الحق و
اوضحوا برھانہ اما بعد حمد و صلوٰۃ کے مخفی نرہی کہ مولف رسالہ طعن السنان
علی من جرح فی القرآن نے کہ وہ خود اور اوسکے اکابر مطعون بجراح فی القرآن
واحراق المصاحف تھے رسالہ مذکورہ مین نفس تزویج بی بی اصل حضرت ام
کلثوم بنت جناب امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ خلیفہ ثانی کی ایک مقام
مین بی محل کی تھی اور حقیر نے رسالہ لھب النیران لاحراق محرق القرآن
مین بالہام غیبی جواب دندان شکن اوسکا کتب معتمدہ سنیون سے لکھا تھا
بالفعل خیال مین آیا کہ اکثر خواص و عوام سنیون کے جو شیعیان اہلبیت

طہارت ... محض مذکور کر کی اپنی دانست مین احتجاج خلوص
الشیخ عبد الحق ...
ایمان و عظمت شان ... ضعف البیانی زردلی و ... اور بہت بغلین بجاتی ہین اور
عوام شیعہ کہ حقیقت حال سی واقف ... ہین ... جو ... سی ... کی ... الامام
صورت مین مناسب ہے کہ ایک رسالہ بر استشہاد دربارہ جواب باصواب تزویج
کی محض مذکور کی رسالہ الهب النیران لاحراق تحریف القران سے
علیحدہ کر کی مشتہر کردون تاکہ عوام مومنین حقیقت حال سی اگاہ ہو کر دام
تزویر مخالفین سے محفوظ رہین بلکہ مخالفین کو ہنگام گفتگو ساکت و شرمندہ
کردین فاقول بفضل العلی الحق المبین وبہ نستعین کہ ارباب انصاف
و ناظران اعتساف بگوش حق نیوش سنین کہ ظل حمایت اور تربیت جناب
امیر علیہ السلام مین دو ام کلثوم تھین ایک ام کلثوم حضرت امیر علیہ السلام
کی بیٹی بطن جناب سیدہ علیہا السلام سے دوسری ام کلثوم ربیبہ حضرت امیر
علیہ السلام کی بنت ابوبکر بطن اسما بنت عمیس سے کہ یہہ اسما بنت عمیس بعد مرنی
ابوبکر کی زوجہ جناب امیر السلام کی ہوئی تھی اور ام کلثوم بنت ابوبکر اپنی

مان کے ساتھ آئی تھی اور خلیفہ ثانی نے جناب امیر علیہ السلام سے خواستگاری
اسی برس کی تھی جیسا کہ روایات مو... رس بیان مین اوین گے
سے روایات مذکورہ مین تصریح ہی کہ خلیفہ ثانی نے
اپنی شصت سالگی مین خواستگاری ام کلثوم صغیرہ چار سالہ کی کی اور چونکہ
ہنگام شصت سالگی خلیفہ جی کی حضرت ام کلثوم بنت جناب امیر علیہ السلام
ہرگز صغیرہ تھین کما یستفیض تو ثابت ہوا کہ خواستگاری جناب امیر علیہ السلام
کی بنت کی نسبت نہوئی تھی علاوہ بریں بعقل کسی عاقل کی تجویز نہ کریگی
کہ ہرگاہ جناب سیدہ بضعہ رسولخدا خلیفہ ثانی سے اسقدر آزردہ تھین کہ بعد
غصب خلافت و فدک بمقبوض آنجناب کے وہ معصومہ مدت العمر خلیفہ اول و
ثانی سے ہرگز ہمکلام نہوئین اور انسے کسیطرح راضی نہوئین یہان تک کہ
آنا انکا اپنی جنازہ پر بعد اپنی مرنے کی بھی گوارا نکیا اور وصیت کی کہ وہ میرے

جنازہ پر نہ آوین چنانچہ وہ دونو صاحب جنازہ اوس معصومہ پر نہ آئی کما ہو مصرح

فی کتاب السقیفہ للجوہری کما یستفاد من صحیحی البخاری والمسلم وا شرح الفارسی

على المشكوة الشيخ عبد الحق الدهلوي وغيرها من كتب الحديث والسير من
الكتب المعتمدة السنية باوصف ايسي آزردگي وخشمناكي جناب سيده كي خليفه ثاني
سے جناب امير عليه السلام بيٹي جناب سيده كا ازدواج خليفه جي سي كرتي اعدم
بمطلب كه حقير اس روايات معتمده كتب سنيه سي لكهتا هي ارباب عقول سليمه و
اذهان مستقيمه ملاحظه فرماوين و براي خدا هاتهه سي انصاف كو نه دين اور
ديكهين كه روايات مذكوره حجج ساطعه و براهين قاطعه ميري دعوي كي هين روايت
اول صواعق محرقه ابن حجر مين هي صح عن عمر انه خطب ام كلثوم من علي فاعتل
بصغرها وبانه اعدها لابن اخيه جعفر فقال ما اردت الباءة ولكن سمعت رسول الله
يقول كل سبب و نسب منقطع يوم القيامة ما خلا سببي و نسبي يعني عمر ني درخواست
كي ام كلثوم كي علي سي پس علي ني عذر كيا صغيره هونے ام كلثوم كا اور يه بهي عذر
كيا كه اوسكو ركها هي جعفر طيار كے بيٹے كے ليئي پس عمر ني كها كه نهين اراده كرتا هون
مين جماع كا ليكن رسولخدا ني فرمايا هي كه سب سبب اور نسب منقطع هو جاوينگے روز
قيامت كو سوائي نسب اور سبب ميري كے روايت دوسري ابن حجر عسقلاني

شارح صحیح بخاری لکھتا ہی ان علیا لما الی عن نکاح ابنته لعمر واستعذر بصغرها

لم یکن یعتیل منه ذالک العذر حتی الجاه الی ان یراها ایاه فارسلها الیه فلما راها عمر اخذها

وضمها الیه وقبلها یعنی جب علی نے انکار کیا انکاح کرنے سے اپنی بنت کی عمر کے ساتھ

اور عذر اوسکی صغر سن کا کیا تو عمر اس عذر کو قبول نہ کرتا تھا تا اینکہ ملجا و مضطر

کیا عمر نے علی کو اس امر پر کہ اوسکو مجھکو دکھادے پس علی نے اوسکو عمر کے پاس

بھیجدیا جب عمر نے اوسکو دیکھا پکڑا اوسکو اور چھاتی سے اپنے چمٹایا اور بوسہ لیا اوسکی

یعنی اس روایت میں مضامین عجیبہ غریبہ قابل ملاحظہ ہیں چمٹانا چھاتی سے اور

بوسہ لینا اجنبیہ کا بلا وجہ شرعی نہیں معلوم کس شریعت میں روا ہے صواعق

محرقہ والا لکھتا ہے وتقبیلہ وضمہ لہا علی جہۃ الاکرام لانہا صغر لم یبلغ حدا تشتہی

حتی یحرم ذالک ولولا صغرها لما بعث بها ابوها یعنی بوسہ لینا عمر کا اور چمٹانا اوس

بیٹی نابالغ کا اوس صغیرہ نابالغہ کو براہ شہوت کے نہ تھا کہ حرام ہوتا تو سمجھی

کہ وہ بسبب صغر سن کے قابل شہوت آنے کی نہ تھی اور اگر وہ صغیرہ نہ ہوتی تو باپ

اوسکا اوسکو نہ بھیجتا منصف لوگ بھی بالکل سنیوں کی ان راویوں کی خرافت

شیخ فانی کی اور عذر بیہ تراز گناہ ابن حجر کا دیکھین روایت تیسری کتاب

استیعاب میں کہ کتب معتمدہ مسننیہ سی ہی یون لکھتا ہی خطبہا عمر ابن

الخطاب الی علی فقال انہا صغیرۃ فقال عمر زوجنیہا یا ابا الحسن فانی ارصد من

کرامتہا مالا یرصدہ احد فقال علی انا ابعثہا الیک فان رضیتہا فقد زوجتکہا فبعثہا

الیہ ببرد فقال لہا قولی لہ ہذا البرد الذی قلت لک فقالت ذلک لعمر فقال

قولی قد رضیت رضی اللہ عنک ووضع یدہ علی ساقہا فکشف فقالت اتفعل ہذا

لولا انک امیر المومنین لکسرت انفک ثم خرجت یعنی خواستگار ہوئے ام کلثوم

کی عمر بن الخطاب نے علی سے پس علی نے کہا وہ صغیرہ ہی پس عمر نے کہا علی

سے اے ابو الحسن اسکو میرے ساتھہ تزویج کر دو مین اوسکی بزرگی کا قصد

ہون پس علی نے کہا مین اوسکو تمہارے پاس بھیجون گا اگر تم اوسکو پسند کرو

تو مین نے اوسکو تمہارے ساتھہ تزویج کیا پس اوسکو بھیجا ساتھہ ایک چادر کے

اور اوس سے کہا کہ میرے طرف سے تو عمر سے کہنا کہ یہہ وہ چادر ہی جسکو مین نے

تمسے کہا تھا ام کلثوم نے یہی عمر سے کہا عمر نے کہا کہ تو میرے طرف سے کہنا کہ مین

راضي هوا خدا انجهسي راضي هو اور عمر ني هاتهه اپنا ساق ام كلثوم پر ركها اور ساق كو كهولا ام كلثوم ني كها تو يهه كيا كرتا هي اگر تو امير المومنين نهوتا تو مين تيري ناك توڑ ڈالتي يهه كهكر چلي گئي چوتهي روايت اوسي كتاب استيعاب مين يهه هي

عن محمد بن حني ان عمر بن الخطاب خطب الى علي ابنته ام كلثوم فذكر له صغرها فقيل له انه ردك فعاوده فقال له علي ابعث بها اليك فان رضيت فهي امرءتك فارسل بها اليه فكشف عن ساقيها فقالت له لولا انك امير المومنين للطمت عينيك

يعني عمر بن الخطاب ني خطبه وخواستگاري كي علي سي ام كلثوم اونكي بنت كي علي ني اوسكي بيان كيا كه وه صغيره هي لوگون ني عمر سي كها كه علي ني تمهاري بات كو رد كيا اور نهانا پس عمر ني پهر خواستگاري كي علي ني كها مين اوسكو تمهاري پاس بهيجتا هون اگر تو راضي هو تو وه جورو تيري هي پس علي ني ام كلثوم كو عمر كي پاس بهيجا عمر ني اوسكا كشف ساق كيا اوسني كها هت اگر تو امير المومنين نهوتا تو مين تيري انكهه مين گهونسا مارتي پانچوين روايت شيخ شهاب الدين دولت آبادي ني باب ششم كتاب المودة مين شرح خصاف سي لكهي هي كه ان عمر بن الخطاب

لما خطب ام کلثوم بنت علی فقال علی انہا صغیرۃ ان رضیت ہی امر و تک یعنی عمر
بن خطاب نے جب خواستگاری کی ام کلثوم بنت علی کی پس علی نے کہا کہ تحقیق وہ صغیرہ
کم سن ہے اگر تو راضی ہے تو وہ جورو تیری ہے یہ چھٹی روایت اوسی کتاب المودۃ
مذکور میں یوں ہے ان عمر بن الخطاب لما خطب ام کلثوم واعتذر علی بصغرہا فقال عمر
مالی حاجۃ الی النساء لکن ابتغی الوسیلۃ الی محمد علیہ السلام سمعتہ یقول کل حسب ونسب
ینقطع بالموت الا سببی ونسبی فتزوجہا علی ایاہ بمہر اربعین الف درہم فساق
ذلک کلہ عمر وہی ابنتہ اربع سنین او ما بین الاربع والخمس وعمر ستین سنین
فاجلسہا عمر الی جنبہ فرفع میزرہا ومسح یدہ علی راسہا فجرد ساقہا فرفعت
یدہا وکادت ان تلطمہ وقالت لولا انت امیر المومنین للطمت علی خدک
فقال عمر دعوہا فانہا ہاشمیۃ تمر لیشیۃ ساتوین روایت شیخ شہاب الدین
مذکور نے کتاب مسطور میں بعبارت فارسی یوں روایت کی ہے عمر بعلی گفتہ فرستاد
کہ ام کلثوم دختر کدبانوی جنت فاطمہ مرا بزنی دہ ام کلثوم چار سالہ بود وعمر شصت
سالہ علی بعذر شش پیش آمد و گفت دختر خویش را بہ پیش سیم اگر راضی باشد بتو

تسلیم کنم عمر عذرش دریافت و گفت یا علی مرا با زنان اکنون حاجت
نمانده زیرا که شیخ فانی گشته ام لکن میخواہم مرا وسیلتی باشد بسوی پیغمبر پس
امیر المومنین ام کلثوم را تسلیم کرد و عمر ہمہ مہر ام کلثوم کہ چہل ہزار درہم بود عمر داد
پس عمر اورا بزانوی خود نشاند و مقنعہ که بر سرش بود عمر انداخت و ریش بدست
بر سرش آورد و جامہ از تنش بر داشت ام کلثوم دست بر داشت و خواست
کہ طمانچہ زند و گفت اگر امیر مومنان نمی بود طمانچہ بر روئی تو میزدم عمر گفت نمی باید
کہ کسی سخن او در دل گیرد بگذارید این از نسب و نسل ہاشم و قریش است انتہت الروایات
السنیہ التی اوردنا ذکرہا اب خلاصہ کلام دفقہ مقام یہہ ہی کہ ان روایات سبعہ
معتمدہ سنیہ سی قدر مشترک جو ثابت ہوتا ہی وہ یہہ ہی دو امر ہیں ایک یہہ کہ
عمر نی اپنی سن شصت سالگی میں خواستگاری کی ام کلثوم کی کہ فقرہ ما اردت
الباءۃ و فقرہ ما لی حاجۃ الی النساء و فقرہ و عمر عمر ستین سنین و فقرہ عمر
شصت سالہ بود گفت مرا با زنان اکنون حاجت نماندہ زیرا کہ شیخ فانی
گشتہ ام جو روایات مذکورہ میں موجود ہیں با واز بلند اس مطلب کو کہہ رہی ہیں

دوسرا امر یہہ کہ ام کلثوم مخطوبہ عمر صغیرہ تھی کہ فقرہ فاعتل بصغرہا وفقرہ
واستعذر بصغرہا وفقرہ فقال انہا صغیرۃ وفقرہ لانہا بصغرہا لم تبلغ حد التشہی
وہی ابنۃ اربع سنین او ما بین الاربع والخمس وفقرہ ام کلثوم چار سالہ بود
اوسکی صغر سنی کی تصریح و تاکید کر رہی ہیں تو اس صورت میں محصل روایات
کتب معتمدہ سنیہ مذکورہ کا یہہ ہوا کہ عمر نے اپنی سن شصت سالہ میں ام کلثوم
چار سالہ کی خواستگاری علی سے کی اور چونکہ کتب معتمدہ سنیوں سے ثابت
ہوتا ہے کہ شصت سالگی عمر کی سن بیس ہجری میں تھی اور سن بیس ہجری میں
ام کلثوم بنت حضرت امیر علیہ السلام ہرگز صغیرہ و چار سالہ نہ تھیں بلکہ بالغہ
شرعیہ یعنی لا اقل یازدہ سالہ ہونگی تو یہہ ام کلثوم بالغہ مخطوبہ عمر نہ ٹھہرین
زوجہ عمر فثبت المطلوب اور ثبوت شصت سالگی عمر کا سن بیس ہجری میں
یوں ہے کہ استیعاب وغیرہ کتب معتبرہ سنیہ میں مرقوم ہے کہ ولادت عمر کی بعد تیرہ
عام الفیل میں ہوئی اور سن تیرہ ہجری میں کہ مطابق چہیاسٹھ عام الفیل کی تھی
وہ خلیفہ ہوا اور دس برس چھ مہینے خلافت کی اور سن تیئیس ہجری میں کہ

مطابق چھہتر عام الفیل کے ہوتی ہیں وہ دنیا سے اوٹھا اور چودہ عام الفیل سے
چھہتر عام الفیل تک تریسٹھ برس ہوتی ہیں تو اس حساب سے واضح ہی کہ عمر عمر کی
تریسٹھ برس کی ہوئی اور شصت سالگی اوسکی کہ بموجب روایات سنیہ کے ہنگام
خطبہ ام کلثوم چار سالہ ہی سن بیس ہجری میں ٹھہری اور مطابق سن تیئیس ہجری کا
ساتھ چھہتر عام الفیل کے بھی کتاب استیعاب وغیرہ سے ثابت ہوتا ہی کہ کتاب مذکورہ
مین حال جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ مین لکھا ہی کہ آنجناب نے سن چونسٹھ
عام الفیل میں کہ مطابق سن گیارہ ہجری کی تھی وفات پائی ہی اور ثبوت اس امر کا
کہ حضرت ام کلثوم بنت جناب امیر علیہ السلام سن بیس ہجری میں صغیرہ و چار سالہ
تھین بلکہ بالغہ شرعیہ تھین یہہ ہی کہ باتفاق ارباب سیر و تواریخ و علمای فریقین کے
وفات جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ کی اوائل سن گیارہ ہجری میں اٹھائیسوین
صفر کو یا عشرہ اولی ربیع الاول میں ہوئی ہی اور اوسوقت جناب سیدہ علیہا
السلام بحمل حضرت محسن حاملہ تھین کہ خلیفہ ثانی نی دروازہ اوس معصومہ پر
گرا کے اسقاط حضرت محسن کا کیا ہی جیسا کہ روایت کیا ہی اس امر کو مفتیان

ومعتقدان عمر و مخالفان کے شیعہ تے بھی چنانچہ حضرت محمد بن علی رازی سنی
نے کتاب توضیح الانوار میں اور نظام معتزلی نے کہ گر بجائے سنیونکا ہے اور حسن عقیدت
عمر سے مثل سنیون کے لکھا ہے کہ فی الملل والنحل اور روایت مذکور کتاب میزان ذہبی
میں ترجمہ احمد بن محمد سری میں بھی مذکور ہے تو اس صورت میں تولد ام کلثوم بنت جناب
سیدہ کا لا محالہ اوس گیارہ ہجری کے قبل آٹھہ یا نو ہجری یا اقل دس ہجری میں ہوا
ہوگا اور دس ہجری سے بیس ہجری تک گیارہ برس ہوتے ہین کہ اس سن کی
عورتین علی الخصوص ہاشمیات ہرگز صغیرہ نہیں ہوتین بلکہ بنا بر قول صاحب
مواقف کے کہ اونسے کہا ہے کہ ہنگام طلب نے ابوبکر کے بینہ ہبہ فدک کو جناب سیدہ
علیہا السلام سے حسنین اور ام کلثوم نے گواہی دی معلوم ہوتا ہے کہ ام کلثوم جب سن گیارہ
ہجری اوائل عہد خلافت ابوبکر میں وقت غصب فدک قابل ادائے شہادت کے
تھی تو سن بیس ہجری مین کہ ہنگام خطبہ عمر ہے بیس برس سے زیادہ عمر کی ہوگئی ہوگی
روایات معتمدہ کتب معتبرہ سنیہ سے بخوبی ثابت و واضح ہوا کہ تزویج عمر کی
ساتھہ حضرت ام کلثوم بنت جناب امیر علیہ السلام کی ہرگز نہیں ہوئی اور جاننا

چاہئے کہ تزویج حضرت ام کلثوم بنت جناب امیر علیہ السلام کی محمد بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی تھی صاحب استیعاب ترجمہ محمد بن جعفر میں لکھتا ہے

و محمد بن جعفر بن ابیطالب ہو الذی تزوج ام کلثوم بنت علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ بعد موت عمر بن الخطاب انتہی اور جب روایات متعددہ سنیہ سے بعدم امکان وقوع تزویج عمر کے ساتھ ام کلثوم کی ثابت ہو چکا تو قول صاحب استیعاب کا بعد موت عمر بن الخطاب خلاف واقع اور محمول ہے یا تعصب پر اور مبنی ہے عدم تدبر پر اصل ماجرا میں اور بعض روایات مذکورہ میں جو روایت سنیہ نے بارادہ تغلیط و تمویہ کے فقرہ

انتہی الوسیلہ الی محمد و فقرہ کل نسب و سبب منقطع یوم القیامہ الا نسبی و سببی مغالطہ دہی عوام کی واسطے لگایا ہے خود مغالطہ کھایا ہے یا تغلیط کی ہے خلیفہ جی کی بوا کے کچھ فقرات دال ہیں اس امر پر کہ عمر کو نسبت پیغمبر خدا کی ساتھ نہ تھی حالانکہ اوسکو بسبب حفصہ کی نسبت حاصل تھی اور حقیقت حال بموجب روایات سنیہ مذکورہ کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ عمر نے جناب امیر علیہ السلام سے خواستگاری کی ام کلثوم بنت ابوبکر ربیبہ جناب امیر علیہ السلام کی کہ صغیرہ تھی اور جناب امیر علیہ السلام کے

سایہ عاطفت مین ہمراہ اپنی مادر اسما بنت عمیس کے کہ وہ بعد مرنی ابوبکر
کی زوجہ جناب امیر علیہ السلام ہوئی تھی رہتی تھی کی جناب امیر علیہ السلام کو تزویج
اپنی ربیبہ کی بھی دس ذات شریف کی ساتھہ اولاً گوارا نہ تھی اسواسطے عذر
اوسکی صغر سن کا کیا تا آخر جب عمر نی اوس جناب کو ملجا و مضطر کیا تو تزویج ربیبہ کو
کی اوسکی ساتھہ کر دی اور یہہ امر مخفی نہین ہی کہ عرف عرب و عجم مین ربیبہ کو بھی
بنت کھتی ہین اسی جہت سی راویون نی اصل ماجرا کی ربیبہ کو بموجب عرف کے
اپنی روایتون مین بنت لکھا ہوگا رفتہ رفتہ متعصبان سنی لفظ بنت کو جو روایات
مذکورہ مین وارد ہی معنی حقیقی بنت پر حمل کر کی اون روایات سے ناواقفون کے سامنی
استدلال تزویج بی اصل خلیفہ جی کی ساتھہ ام کلثوم بنت جناب امیر علیہ السلام
کی العیاذ باللہ منہ کرنی لگی اور دست آویز تغلیط و تخلیط کی اشتراک اسمائی بنت
و ربیبہ کو اور خواستگاری کرنی عمر کو جناب امیر سی پیش کرنی لگی اور باوصف انتحال
نام السلام کے اس افترا کو کہ منجر بسب و دشنام پیغمبر خدا ہی نعوذ باللہ منہ موجب سیاہی اپنی
نامہ ہای اعمال کا کیا اور ہونا ایک دختر ابوبکر کا بنام ام کلثوم کتاب استیعاب سی کہ جو

عمر مین اور کتاب کنز العمال اور کتاب ریاض النضرہ وغیرہ سی ثابت ہی اور موید اتّ
اور معاضدات ہماری مطلب سی یہہ ہی کہ تزویج عمر کی اس ام کلثوم بنت ابوبکر ربیبہ
جناب امیر علیہ السلام کی ساتھہ کتاب صواعق محرقہ اور کتاب بہجت السعدا وغیرہ کتب
معتمدہ سنیوں مین مصرح ہی عبارت کتاب بہجت السعدا کی علی ما نقل عنہ یہہ ہے
ام کلثوم دختر ابوبکر بود و مادرش اسما بنت عمیس کہ اول زن جعفر طیار بود و بار دوم بنکاح
ابوبکر در آمدہ از ابوبکر پسری عبد الرحمن نام و یک دختر ام کلثوم زائید بعد ازان بنکاح
علی ابن ابیطالب در آمد ام کلثوم ہمراہ مادر آمدہ عمر ابن الخطاب با ام کلثوم دختر ابوبکر نکاح
کرد انتہی الحاصل روایات تزویج ام کلثوم کی عمر کی ساتھہ جہان کہین مروی ہین
اوس سی مراد یہی ام کلثوم بنت ابوبکر ربیبہ جناب امیر علیہ السلام ہی اور بعض روایات
شیعہ مین جو مذکور ہی کہ جناب امیر علیہ السلام بعد عمر کی ام کلثوم کو قبل اتمام عدت
وفات کی اپنی دولتخانہ ہدایت کاشانہ مین لی آئی تھی اوس سی بھی ربیبہ
مراد ہی کہ جناب امیر علیہ السلام ہی بسبب زوجیت اوسکی مان کی اوسکی مربی و سرپرست
تھی اور بعض روایات مین جو آیا ہی کہ ام کلثوم اور بیٹا اوسکا زید بن عمر دونوں ایک

وقت ہوا کیا اُن کا جواب یہی ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام و فرزندان امام ایک طفل شیر خوار

ان کے سبب سے ماثور دو کی ایسی وقت میں اور کی تقسیم وراثت میں تردد ہوا اور علی القیاس ان کی وغیرہ میں [illegible]

جناب امیر جنت ابوبکر مرادی اور عزیز الاعضیا [illegible] ہیں جو واسطے اثبات تزویج عمر کی بنت ام کلثوم

بنت جناب امیر علیہ السلام [illegible] اول فرج غصب جناب صادق علیہ السلام کی طرف [illegible] نسبت

لکھی ہیں اور منقضائی [illegible] مشہور [illegible] دوسری [illegible] تیم نام [illegible]

صادق علیہ السلام کا ہے کہ [illegible] اول فرج غصب قطع نظر [illegible] کے

فرض کیا ہمنے کہ حدیث [illegible] صادق [illegible] الاخر الی

داخل سبیل فی النظر فی [illegible] جو مراد [illegible] اپنی [illegible]

روایت تزویج ام کلثوم بنت جناب امیر علیہ السلام [illegible] استدلال [illegible] استدلال [illegible] وقت

پر کرنا ہی [illegible] کیوں [illegible] لفظ [illegible] فرج [illegible]

فرج جناب [illegible] فرج کی طرف [illegible] مشکل [illegible] تکبیر لفظ [illegible]

کنایۃ ابلغ من التصریح [illegible] طرف [illegible] اضطراری ام کلثوم [illegible] جناب [illegible] اضطراری [illegible]

غصب ہی [illegible] غصب حقیقی [illegible] اور اگر [illegible] غصب حقیقی [illegible]

جناب ظاهری اگر چه ... آو نکی ابو بکر کی جو بیٹی کہی مجهول لکہے گیا ... ہاتھ تفضیل

روایات معتبرہ سنیہ سے بخوبی ثابت ہو چکا ہے کہ تزویج عمر کی ساتھ بنت جناب امیر کی یہ اصل بحث افترائی ہے

ہے تو نظر بحکم روایات سنیہ مذکورہ اس روایت اول فرج غصب ... میں فرج بنت ابو بکر کا غصب بتعین ... اور

عزیز الاغبیا نے اپنی تحفہ ... میں بنا مید روایت ہو اول فرج ... ہنا کی ... ہذا بہتان عظیم اکذب

یہ روایت دروغ روایات صحیحہ در کتب امامیہ موجود است سئل الامام محمد بن علی الباقر عن تزویجها فقال لولا

انه رآه اهلا لها ما کان یزوجها ایاه وکانت اشرف نساء العالمین جدها رسول الله صلی الله علیه وسلم واخواها الحسن

والحسین سیدا شباب اهل الجنة وابوها علی ذو الشرف والمنقبة فی الاسلام وامها فاطمة بنت محمد صلی الله علیه وسلم

وجدتها خدیجة بنت خویلد انتهی اولا ... جاہل بطریقہ استدلال علماء سے نا واقف ہی ... دیکھو دینی کو لفظ روایات

صحیحہ جمع کا موصوف بصفت صحیحہ لکہا اور تفصیل میں اون جاہل نے ایک روایت ... مجهول لکہی ہے اوسکی ...

اپنی کتاب کا نام کیا عزیز الاغبیا ... جاہل یہ نہیں جانتا کہ مقام استدلال میں روایات مقبولہ خصم

... لکہنا چاہیے ہرچند ... بہلا ہے ... روایت ... صحیح کی اور ... اپنی خصم ... ثابت

کی اوسکو لازم تہا کہ موافق اپنی دعوی کے روایات صحیحہ مقبولہ الخصم متعدد لکہتا اور اثبات ... صحت کا اور تعدیل

اونکی روات کی کتب امامیہ سے کرتا ... مغالطہ بازی اوسکی کارآمد نہوئی ... ثانیا ... قلم اور

مذکور ... روایت مذکور کی دلیل جعل و اختلاق ہی امام محمد باقر علیہ السلام اہل لسان

و اہل لغت اور افصح الفصحا تھی ایسی عبارت سقیم و غیر فصیح کیون ارشاد فرماتی فقرہ اولی اور

ثانیہ ... الا الیہا مشتمل ہی یا انتہی بس لفظ ... فاذکر راجع پر کہ موافق قول عمر کے پانچ بھی مشتمل ہی یا اختتام

اگر یہ کہ ... مصدر ... کہ ... باطل ... عزیز الاغبیا کی ضمیر بارز متصل لفظ اذن کی راجع ہے

بیبی علیہا السلام کیطرف اور لفظ رآہ کی ضمیر بارز متصل راجع ہی عمر کی طرف اور الا الیہا کی ضمیر بارز

متصل راجع ہی جناب ام کلثوم کیطرف و دوسری آن لفظ الا الیہا کہ از روی لغت و محاورہ کے معنی مستوجبا

ہی اسجگہہ جہاں ولی معنی ہی یعنی عمر کا مستوجب ہونا جناب ام کلثوم کے لئے یعنی چہ اگر الا الیہا کا لفظ صحیح ہوتا تو

بانواند ... التار روایت مذکور میں اگر لفظ عمر نہ رہتا البتہ ہوتا تو عزیز الاغبیا کو احتجاج کرنا اس

روایت سے جائز ہوتا و اذ لیس فلیس روایت مذکور میں ذکر عمر کا مطلقاً نہیں عزیز الاغبیا نے روایت

مذکور کو مقام احتجاج میں جو لکھا احتجاج اپنی بلادت پر کیا ہذا و الامن من الجاہلین و نعوذ باللہ من الہذیان

عن خواص ہذہ العجالۃ و ہو مما الہمنی ربی و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

اور بعد تحریر اس عجالہ نافعہ چند کے بعد یاد دلائی ایک شفیق نے مجھکو خیال لکھنے اس روایت کا ہی ایام بعض

روایت سنیہ میں بھی چھپا ہے کہ بطن ام کلثوم سے تین بیٹے ابن عمر پیدا ہوا یہ روایت بھی جعل دلائل ہی ام کلثوم

[illegible] امام حسن علیہ السلام تھی اور [illegible] امام حسین علیہ السلام کو آتی تھی اور

[illegible] حضرت زینب [illegible] عالیہ مقام کی

[illegible] الاطہار [illegible] کے [illegible] اپنی ماں [illegible] نقد [illegible]

[illegible] امام علیہ السلام تھی [illegible] زینب [illegible]

[illegible] عبداللہ بن جعفر [illegible] عبداللہ بن عمر کی [illegible]

[illegible] حضرت زینب [illegible] امام حسین [illegible]

[illegible] ابن عمر [illegible] اپنی ماں کی [illegible]

اس وقت حاضر ہوا [illegible] حضرت ام کلثوم [illegible] کے پاس تعزیت کے واسطے آیا ہے

حضرت ام کلثوم [illegible] امام حسین علیہ السلام تھی اور زینب [illegible] بن عمر [illegible] حسین [illegible]

الحضرت [illegible] علیہ السلام [illegible] تم الکلام فی نسب الکرام وسمیت ہذہ

الرسالۃ [illegible] الالہامیہ والحمد

للہ اولا و آخرا فقط